السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کو شفا عطا فرما دی تو میں اللہ تعالیٰ کیلئے ایک بکری ذبح کروں گا۔ الحمدللہ! اب بیٹی شفایاب ہوگئی ہے تو کیا میرے لیے اس ذبیحہ کی قیمت کرنا جائز ہے؟ کیونکہ فقیر تو گوشت کے بجائے مال کو ترجیح دیتا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ پر واجب ہے کہ اپنی نذر کو پورا کریں' اس بکری کو ذبح کریں 'جس کی نذر مانی تھی اور تقرب وطاعت الٰہی کے حصول اور نذر کو پورا کرنے کیلئے اسے فقراء پر صدقہ کردیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

«مَن نَذَرَأَن يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَن نَذَرَأَن يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔ (صحیح بخاری)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اسی کی اطاعت کرنی چاہیئے اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے''۔

لہذا آپ کیلئے قیمت کو صدقہ کرنا جائز نہیں بلکہ واجب یہ ہے کہ بکری ذبح کریں جیسا کہ آپ نے نذر مانی تھی۔ اگر آپ نے یہ نیت کی تھی کہ اس کے گوشت کو آپ اور آپ کے اہلخانہ کھائیں گے یا آپ اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو دعوت پر بلائیں گے تو پھر نیت کے مطابق عمل کریں وار اس صورت میں اسے فقراء میں تقسیم کرنا لازم نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

«إِنَّمَا الأَعمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَن كَانَت هِجرَتُهُ إِلَى دُنيَا يُصِيبُهَا، أَو إِلَى امرَأَةٍ يَنكِحُهَا، فَهِجرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيهِ۔ (صحیح بخاری)

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے نیت کی''۔

ہم آپ کو یہ وصیت کرتے ہیں کہ آئندہ نذر نہ مانیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

«"لَا تَنذِرُوا، فَإِنَّ النَّذرَ لَا يُغنِي مِنَ القَدَرِ شَيئًا، وَإِنَّمَا يُستَخرَجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ" (صحیح مسلم)

''نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر الٰہی کو تو نہیں ٹال سکتی' ہاں البتہ اس کے ساتھ بخیل کے مال میں سے کچھ ضرور نکال لیا جاتا ہے''۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص541

محدث فتویٰ